بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان143516ضلع گورداسپور(پنجاب)انڈیا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیرون عرب جارحیت کے مرتکب مخالفین سے ہونے والی جنگوں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شام کی طرف بھیجے ہوئے لشکروں کا ذکر ہو رہا تھا جو دشمن کو جارحیت سے روکنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ تین کا ذکر گذشتہ خطبہ میں ہو چکا ہے۔ چوتھا لشکر حضرت عمرو بن عاصؓ کا تھا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ چوتھا لشکر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓو بن العاص کی قیادت میں شام کی طرف روانہ کیا تھا، حضرت عمرو بن عاصؓ شام جانے سے قبل قضاعہ کے ایک حصہ کے صدقات کی تحصیل کے لئے مقرر تھے۔ فیصلہ ہونے پر آپؓ کو مدینہ بلایا گیا اور انہیں حکم ہوا کہ مدینہ سے باہر جا کر خیمہ زن ہو جائیں تا کہ لوگ آپ کے ساتھ جمع ہوں۔ جب آپؓ نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو بکرؓ رخصت کرنے کے لئے نکلے نیز تاکیدی نصائح فرمائیں، حضرت عمرؓو نے عرض کیا! کتنا بہتر ہے میرے لئے کہ میں آپؓ کے گمان کو سچ کر دکھاؤں اور آپؓ کے رائے میرے بارہ میں خطاء نہ کرے۔

آپؓ کی فوج چھ، سات ہزار کے درمیان تھی اور منزل مقصود فلسطین تھی، آپؓ نے ایک ہزار مجاہدین پر مشتمل لشکر تیار کیا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی قیادت میں روم کی جانب روانہ کیا۔ یہ دستہ رومیوں سے جا ٹکرایا اور دشمن کی قوت کو پارہ پارہ کر کے اُن پر فتح حاصل کی اور بعض قیدیوں کے ساتھ واپس ہوا۔ حضرت عمرؓو نے اِن قیدیوں سے پوچھ گچھ کی تو پتا چلا کہ رومی فوج رویس کی قیادت میں مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کی تیاری میں ہے، اِن معلومات کی روشنی میں آپؓ نے اپنی فوج کو منظم کیا۔ جب رومی حملہ آور ہوئے تو مسلمان اُن کا حملہ روکنے میں کامیاب ہو گئے اور اُن کو واپس ہونے پر مجبور کر دیا، اِس کے بعد اُن پر

جوابی حملہ کر کے دشمن کی قوت کو تباہ کر کے انہیں راہ فرار اختیار کرنے اور میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ اسلامی فوج نے اُن کا پیچھا کیا اور ہزاروں رومی فوجی مارے گئے اور اِسی پر یہ معرکہ ختم ہو گیا۔

شاہ روم ہرقل ان دنوں فلسطین میں تھا، جب اُسے مسلمانوں کی تیاریوں کی خبریں ملیں تو اُس نے علاقائی سرداروں کو جمع کیا اور اُن کے سامنے جوشیلی تقریریں کر کے اُنہیں مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ فلسطین کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کر کے وہ دمشق آیا، وہاں سے حِمص اور اَنطاکیہ پہنچا اور فلسطین کی طرح اِن علاقوں میں بھی اُس نے جوشیلی تقریریں کر کے وہاں کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اُکسایا۔ خود انطاکیہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر مسلمانوں سے مقابلہ کی تیاریاں کرنے لگا۔ ہرقل کے پاس فوج بہت زیادہ تھی، اِس لئے اُس نے یہ ارادہ کیا کہ مسلمانوں کے ہر لشکر کے بالمقابل الگ الگ لشکر بھیجے تاکہ مسلمانوں کے لشکر کے ہر حصہ کو اپنے مدمقابل کے ذریعہ کمزور کر دے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ جب جابیہ کے قریب تھے تو ان کے پاس ایک آدمی خبر لے کر آیا کہ ہرقل انطاکیہ میں ہے اور اس نے تمہارے مقابلے کے لئے اتنا بڑا لشکر تیار کیا ہے کہ اس سے قبل ایسا لشکر اس کے آباؤ اجداد میں سے بھی کسی نے تم سے پہلی قوموں کے مقابلے کے لئے تیار نہیں کیا تھا۔ اس پر آپؓ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط شاہ روم ہرقل کے عزائم سے آگاہ کیا، آپؓ نے جواباً تحریر فرمایا کہ اَنطاکیہ میں اُس کا قیام کرنا، اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی شکست اور تمہاری اور مسلمانوں کی فتح کا پیش خیمہ ہے۔

حضرت عَمروؓ بن العاص نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں خط لکھا، آپؓ نے جواباً تحریر فرمایا کہ تمہارا خط مجھے موصول ہوا جس میں تم نے رومیوں کے فوج اکٹھی کرنے کا ذکر کیا تو یاد رہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ساتھ کثرت فوج کی بناء پر ہمیں فتح و نصرت نہیں عطاء کی، ہماری تو حالت یہ تھی کہ ہم آپؐ کے ہمراہ جہاد کرتے اور ہمارے پاس صرف دو گھوڑے ہوتے اور اونٹ پر بھی باری باری سواری کرتے لیکن اِس کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے دشمن پر غلبہ عطاء فرماتا اور ہماری مدد کرتا۔

حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما نے بھی وہاں کے حالات لکھتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ سے مدد طلب کی جس پر آپؓ نے تحریر فرمایا، جب اِن سے تمہارا مقابلہ ہو تو اپنے ساتھیوں کو لے کر اُن پر ٹوٹ پڑو اَور قتال کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں رسواء نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ کے حکم سے چھوٹا گروہ بڑے گروہ پر غالب آجاتا ہے اور اِس کے باوجود مَیں تمہاری مدد کے لیے مجاہدین پر مجاہدین بھیج رہا ہوں یہاں تک کہ تمہارے لئے کافی ہو جائیں گے اور مزید کی حاجت نہ محسوس کرو گے۔

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت ہاشمؓ بن عتبہ کو اسلامی افواج کی مدد کے لئے شام جانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے مجھے خط لکھ کر اپنے دشمن کفار کے مقابلہ میں مدد طلب کی ہے تو تم اپنے ساتھیوں کو لے کر اُن کے

پاس جاؤ، مَیں لوگوں کو تمہارے ساتھ جانے پر تیار کر رہا ہوں، تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ حضرت ابو عُبیدہؓ سے جاملو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت سعیدؓ بن عامر بن حذیم کو جہاد شام پر بھیجنا چاہتے ہیں آپؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور مہم شام کی بابت اپنی گزارشات پیش کیں اور خواہش جہاد کا اظہار کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے آپؓ کو تیاریٔ جنگ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ مَیں شام کی طرف مسلمانوں کا ایک لشکر بھیجنے والا ہوں اور اِس پر تمہیں امیر مقرر کرتا ہوں، پھر آپؓ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں اِس کا اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا۔

جب حضرت سعیدؓ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت بلالؓ، حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؓ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اپنے رب کی راہ میں جہاد کروں، مجھے بیٹھے رہنے سے جہاد زیادہ محبوب ہے۔ جس پر آپؓ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری خواہش جہاد کرنے کی ہے تو مَیں تمہیں ٹھہرنے کا حکم کبھی نہیں دوں گا، مَیں تمہیں صرف آذان کے لئے چاہتا ہوں، اے بلال! مجھے تمہاری جدائی سے وحشت محسوس ہوتی ہے لیکن ایسی جدائی ضروری ہے جس کے بعد قیامت تک ملاقات نہ ہو گی۔ اے بلال! تم عمل صالح کرتے رہنا، یہ دنیا سے تمہارا زادِ راہ اور جب تک تم زندہ رہو گے تمہاری یاد باقی رکھے گا اور جب وفات پاؤ گے تو اِس کا بہترین ثواب عطاء کرے گا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: مَیں رسول اللہؐ کے بعد کسی کے لئے آذان دینا نہیں چاہتا۔ پھر آپؓ حضرت سعیدؓ بن عامر بن حذیم کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

اِس کے بعد جہادی وفود کا مدینہ میں آنے کا سلسلہ جاری رہا اور حضرت ابو بکرؓ کے پاس اور لوگ جمع ہو گئے جن پر آپؓ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور اُنہیں اپنے بھائی حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے مل جانے کا حکم دیا، آپؓ روانہ ہو کر اُن سے جاملے۔ پھر حضرت حمزہؓ بن ابو بکر حمدانی ایک ہزار کی تعداد پر مشتمل یا اِس سے بھی زائد لشکر لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؓ نے اُن کی تعداد اور تیاری دیکھی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے تین امیر مقرر کئے ہیں تم ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاملو۔ حضرت حمزہؓ نے مسلمانوں سے معلوم کیا کہ حضرت ابو بکرؓ کے بھجوائے گئے تین اُمراء میں سے سب سے افضل اور اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے لحاظ سے سب سے بہترین حضرت ابو عُبیدہؓ بن الجّراح ہیں تو آپؓ اُن سے جاملے۔

حضرت ابو عُبیدہؓ کے پے در پے خطوط کے نتیجہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کو شام بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا، آپؓ اِس وقت عراق میں تھے جب حضرت ابو بکرؓ نے آپؓ کو شام جانے اور وہاں اسلامی افواج کی امارت سنبھالنے کا حکم دیا اور حضرت ابو عُبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مَیں نے شام میں مسلمانوں کی جنگ کی قیادت خالد رضی اللہ عنہ

کو سونپ دی ہے، تم اِس کی مخالفت نہ کرنا، بات سننا اور حکم کی تعمیل کرنا۔ جب حضرت خالدؓ بن ولید مسلمانوں کے ساتھ بُصریٰ پہنچے تو تمام لشکر یہاں جمع ہو گئے اور سب نے یہاں کی جنگ میں اُنہیں اپنا امیر بنالیا، اُنہوں نے شہر کا محاصرہ کیا، یہاں کے باشندوں نے اِس پر صلح کی کہ مسلمانوں کو جزیہ دیں گے اور مسلمان اُن کی جانوں، اموال اور اولاد کو امان دیں گے۔

پھر معرکہ اجنادَین ہے یا اجنادِین دونوں لکھے ہیں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ بُصریٰ کی فتح کے بعد حضرت خالدؓ، حضرت ابوعُبیدہؓ، حضرت شُرَحبِیلؓ، حضرت یزید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر حضرت عَمروؓ بن العاص کی مدد کے لئے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت عَمروؓ اُس وقت فلسطین کے نشیبی علاقوں میں مقیم تھے اور اسلامی لشکر سے آکر ملنا چاہتے تھے مگر رومی لشکر اُن کے تعاقب میں تھا اور اُن کو جنگ پر مجبور کرنے کی کوشش میں تھا۔ رومیوں نے جب مسلمانوں کی آمد کے متعلق سنا تو وہ اَجنادین کی طرف ہٹ گئے۔ حضرت عَمروؓ نے جب اسلامی لشکروں کے متعلق سنا تو وہ وہاں سے چل پڑے یہاں تک کہ اِن سے جا ملے اور پھر سب اَجنادین کے مقام پر جمع ہو گئے نیز رومیوں کے سامنے صف آراء ہو گئے۔ رومی سپہ ٔسالار نے مسلمانوں کو کچھ دے دلا کر واپس بھیجنا چاہا، حضرت خالدؓ نے یہ سنا تو پیشکش بڑی حقارت سے ٹھکرا دی۔ حضرت خالدؓ بن ولید نکلے اور لشکر کو ترتیب دیا، آپؓ لوگوں کے درمیان اُنہیں جہاد کی ترغیبؓ دلاتے ہوئے چلتے جاتے اور ایک جگہ نہ رکتے نیز لوگوں سے فرمایا کہ جب مَیں حملہ کروں تو تم بھی حملہ کر دینا۔ اِس کے بعد دونوں لشکروں میں شدید لڑائی ہوئی نیز رومیوں نے بھاگ کر جان بچائی۔ مسلمانوں کے امیر کو دھوکہ سے قتل کرنے کی میں ناکامی پر رومی امیر وَردان، حضرت ضرارؓ اور آپ کے سپاہیوں کے ہاتھوں اپنے بد انجام کو پہنچا، جب رومیوں کو اِس کی خبر ہوئی تو اُن کے حوصلے پست ہو گئے۔ اِس جنگ میں رومیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب جبکہ مسلمانوں کی تعداد تیس ہزار اور ایک روایت کے مطابق پینتیس ہزار تھی۔ اِس جنگ میں تین ہزار رومی مارے گئے اور اِن کا شکست خوردہ لشکر دیگر کئی شہروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ اَجنادین کی فتح کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط یہ خوشخبری سنائی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے اِس ابہام کی تصریح فرمائی کہ جنگ اَجنادین کب ہوئی نیز فرمایا فتح دمشق کے بارے میں تفصیلات اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آئندہ بیان ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔